

عقیدۂ ختم نبوت

ازافادات — حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب — مولانا محمد اقبال رنگونی صاحب زید مجدہم

مسئلہ ختم نبوت کی بنیادی معلومات ایک آسان انداز میں

ترتیب جدید وعنوانات

صاجزادہ حافظ محمد بلال اشرف

منتظم مجلس صیانۃ المسلمین

باہتمام
مکتبہ فیض اشرف دیوبند
9927031090, 9012710095

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العزیز الحکیم

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن

رسول اللہ وخاتم النبیین

الاٰیۃ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی



عقیدہ ختم نبوت

ازافادات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب

مولانا محمد اقبال رنگونی صاحب زید مجدہم

مسئلہ ختم نبوت کی بنیادی معلومات ایک آسان انداز میں

ترتیب جدید وعنوانات

صاحبزادہ حافظ محمد بلال اشرف
منتظم مجلس صیانۃ المسلمین

باہتمام
مکتبہ فیض اشرف دیوبند
9927031090, 9012710095

فہرست

☆☆☆

پیغام سیرت:

حضرت حکیم الامت اور عقیدہ ختم نبوت

۱۲۸۰ھ تا ۱۳۶۳ھ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ
قائدین میں سے تھے۔ نیز شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کے مایہ ناز تلمیذ اور دارالعلوم دیوبند کے سرپرستوں میں سے تھے۔ اپنی حیات مستعار میں اتنا بڑا تصنیفی ذخیرہ چھوڑا کہ ادارے مل کر بھی اتنا بڑا کام نہیں کر سکتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ مجدد الملت تھے۔ دین کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں کہ حکیم الامت رحمہ اللہ نے اس پر قلم نہ اٹھایا ہو۔ قادیانیت سے براہِ راست ٹاکرہ تو نہ رہا لیکن قادیانیت کا مقابلہ کرنے والی تنظیم مجلس احرار اسلام کے سرپرست اور دعا گو تھے۔ بلکہ شعبہ تحفظ ختم نبوت کے مستقل ممبر تھے۔ اللہ پاک حضرت مولانا محمد اقبال رنگونی دامت برکاتہم العالیہ کو جزائے خیر عطاء فرمائیں کہ انہوں نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی تصانیف اور مواعظ میں سے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت اور قادیانیت کے بھرپور تعاقب کے واقعات جمع فرما دیے۔ اور ہمارے محترم عالم حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ختم نبوت منزل بہ منزل میں حضرت کے ان تمام ارشادات کو نقل کر دیا مزید افادہ کے لیے بندہ نے کتاب کو مزید عناوین سے مزین کر دیا تاکہ فہرست دیکھ کر کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے اللہ اس عظیم فتنہ سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

محتاج دعا

محمد بلال اشرف عفی عنہ

مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیرۃ النبی ﷺ، لاہور

☆☆☆

رسول اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے:

دعوى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع۔

"نبوۃ کا دعویٰ ہمارے نبی پاک ﷺ کے بعد بالاجماع کفر ہے۔"

(شرح فقہ اکبر: ص۲۰۲)

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جس شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے اس نصِ صریح کا انکار کیا اسے عبرتناک سزا دی گئی جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے گروہ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیقۃ الموت میں واصل جہنم کیا اور ہر دور میں ایسا ہوتا رہا، حضرت علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ

عبدالملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا، اور یہی سلوک بے شمار خلفاء وسلاطین نے اس قسم کے لوگوں سے کیا، اور ان کے دور میں علماء نے بالاجماع اس سزا کی تصویب کی اور جس شخص کو ایسے لوگوں کی تکفیر میں اختلاف ہو وہ خود کافر ہے۔ (شفاء)

عقیدہ ختم نبوت اور علمائے دیوبند:

یہی عقیدہ حضرات علماء دیوبند رحمہ اللہ کا تھا، ہے، اور رہے گا۔ ہندو پاک تو کیا پورا عالم اس سے بخوبی واقف ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے سارقوں نے جب ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنا چاہا، اور غلط تاویلیں کرنی شروع کیں اور برسر عام نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو یہی حضرات ہیں جو اپنی جان کی پروا کیے بغیر میدان میں اتر پڑے اور ہر طرف سے ان کی ناکہ بندی کی تا آنکہ وہ اپنے انجام کو پہنچے۔ اس کا انکار تاریخی حقائق کا انکار ہوگا۔

ان ہی اکابر میں حضرت حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ بھی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ارشادات:

چنانچہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① پیغمبروں میں سے سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے حضرت محمد ﷺ۔

② آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا، قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ ﷺ ان سب کے پیغمبر ہیں۔ (بہشتی زیور)

③ دور دور تک آپ کا رعب پہنچنا، آپ کو جوامع الکلم عطا ہونا، تمام خلائق کی طرف مبعوث ہونا، آپ پر نبوت کا ختم ہونا۔ (نشر الطیب ص ۱۲۳)

④ ان روایات سے آپ ﷺ کا افضل الخلق ہونا حق تعالیٰ کے ارشادات سے، خود آپ کے ارشادات سے انبیاء وملائکہ علیہم السلام کے ارشاد سے، صحابہ کرام کے ارشاد سے صریحاً بھی، اور امامت انبیاء وملائکہ وختم نبوت وخیریت امت وغیرہ سے استدلالاً بھی ثابت ہے۔ (ایضاً: ص ۱۵۸)

حضور علیہ السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں:

حضرت تھانوی رحمہ اللہ اپنی تفسیر بیان القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

⑤ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں (اور ہر رسول روحانی مربی ہونے کی وجہ سے امت کا روحانی باپ ہوتا ہے) اور آپ ﷺ اس ابوبت روحانیہ میں اس درجہ کامل ہیں کہ سب رسولوں سے افضل واکمل ہیں چنانچہ آپ ﷺ سب نبیوں کے ختم پر ہیں (اور جو نبی ایسا ہوگا وہ ابوت روحانیہ میں سب سے بڑھ کر ہوگا، کیونکہ آپ کی ابوت روحانیہ کا سلسلہ قیامت تک چلے گا جس کے نتیجہ میں آپ کی روحانی اولاد سب سے زیادہ ہوگی۔ (تفسیر بیان القرآن: پ ۲۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے:

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

⑥ انبیاء کرام علیہم السلام میں بھی ہمارے حضور ﷺ کے سپرد سب سے زیادہ خدمت یہ تھی کیونکہ قیامت تک آنے والی مخلوق کے لیے آپ ہی رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا رسول آنے والا نہیں تو آپ ﷺ کو سب سے زیادہ ارشاد و اصلاح کی فکر و اہتمام تھا۔ (وعظ العبرۃ بذبح البقرۃ: ص۱۴)

حضرت حکیم الامت کا ارشاد ہے کہ

⑦ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا اور طریقِ فلاح بتایا اور اس سلسلہ کو حضرت محمد ﷺ پر ختم کیا اور قرآن شریف آپ پر اتارا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے احادیث کو چھوڑا۔ (اشرف المواعظ حصہ اول: ص۱۲)

ایک اور وعظ میں ارشاد فرمایا کہ

⑧ نبوت تو ختم ہو چکی ہے۔ (اتباع علماء: ص۲۷)

نیز دوسرے وعظ میں فرمایا نبوت تو ختم ہو چکی ہے ولایت ختم نہیں ہوئی۔

(الاستقامت ص۴، الافادات حصہ اول: ص۳۲۲)

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ

⑨ فخر دو عالم ﷺ کی خاتمیت بنص قطعی ثابت ہو چکی ہے۔

(امداد الفتاویٰ: ۶/۴/۲۷)

مولانا روم کا ارشاد ختم نبوت کے بارے میں:

⑩ مولانا روم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود و نے خواہند بود

آپ اس سبب سے بھی خاتم ہوئے ہیں کہ فیوض وعلوم کے جود وعطا میں آپ کا مثل نہ ہوا اور نہ ہوگا، کمالات کے تمام مراتب آپ پر ختم ہو گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ خاتم زمانی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ خاتم مطلق ہیں زماناً اور کمالاً بھی، اور خاتمیت کے یہ معنی جو اس شعر میں مذکور ہیں وہ ہیں جو ہمارے حضرت

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے تحذیر الناس میں بیان فرمائے ہیں، جس پر مبتدعین نے مولانا پر بے حد شور مچایا، حضرت مولانا رحمہ اللہ کو غالبًا یہ اشعار نہ ملے ہوں ورنہ سہولت کے ساتھ فرما دیتے کہ خاتمیت کے یہ معنی بیان کرنے میں میں تنہا نہیں ہوں بلکہ حضرت مولانا روم رحمہ اللہ نے بھی اسی کو لیا ہے۔ قال

چونکہ در صنعت برد استاد دست

نے تو گوئی ختم صنعت بر توست

تمثیل کے طور پر فرماتے ہیں کہ دیکھو جب کسی صنعت میں استاذ سبقت لے جاتا ہے، تو کیا تم اس کو کہتے نہیں؟ (کہ یہ صنعت آپ پر ختم ہے) یعنی یہ کہتے ہو کہ یہ صنعت تجھ پر ختم ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ خاتم کمالات ہیں یعنی آپ کا مثل کمالات میں کوئی نہیں ہے۔ پس یہ معنی (بھی) ہیں خاتمیت کے، یعنی ختم زمانہ کے ساتھ آپ اس طرح بھی خاتم ہیں۔ (وعظ الظہور: ص ۷۶)

خاتم النبیین ﷺ کا ایک معنی:

(۱۱) ایک مرتبہ خاتم النبیین کے معنی کا حاصل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

حضور اکرم ﷺ کی خاتمیت جس طرح زمانی ہے اسی طرح آپ کو ''خاتمیت رتبی'' کی بھی حاصل ہے کہ کمالات کے تمام مراتب آپ پر ختم ہو گئے ہیں۔ یعنی آپ میں تمام کمالات سب سے اعلیٰ درجہ کے مجتمع ہیں مولانا روم نے اس مضمون کو بہت اشعار میں بیان فرمایا ہے:۔ اس سے مولانا کا یہ مقصود نہیں ہے کہ نعوذ باللہ آپ خاتم زمانی نہیں ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ خاتم زمانی ہونے کے ساتھ خاتم رتبی بھی ہیں۔ یعنی تمام مراتب کی مدت آپ پر ختم ہو گئی ہے اور ظاہر ہے کہ اس تفسیر پر آپ کی خاتمیت اور زیادہ اکمل ہو گی کہ ختم زمانی و ختم رتبی دونوں آپ کے لیے ثابت ہوں گے یہی وہ مضمون ہے جو مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ نے ظاہر فرمایا تھا تو لوگوں نے اس پر بہت شور مچایا، مگر مولانا رومی کو کوئی کچھ نہیں کہتا کیونکہ لوگ ان کو درویش سمجھتے ہیں، اور درویش بھی مجذوب ہے، اس لیے ان سے ڈرتے ہیں۔ اس لیے ان کے

اشعار پر کوئی اعتراض نہیں کرتا مگر اسی مضمون کو مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ نے جو فرمایا تو لگے فتوے نکلنے...... جب حضور ﷺ کے لیے خاتمیت زمانیہ کے ساتھ خاتمیت رتبیہ بھی ثابت ہے تو معلوم ہوا کہ تمام کمالات حضور ﷺ پر ختم ہیں، اور دوسرے انبیاء ان میں آپ سے مستفید (فائدہ اٹھانے والے) ہیں۔ (وعظ الرفع والوضع: ص ۲۱،۲۳)

خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد ﷺ کی صفات حمیدہ اور اخلاق عالیہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

بر و سبقت　　بر تمامی　　انبیاء
با خصال　　نیک　　احمد　　مجتبیٰ

یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے اخلاق عالیہ کی بنا پر تمام انبیاء کرام کے سالار ہو گئے۔

ختم نبوت کا منکر کافر ہے:

(۱۳) حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ المہند علی المفند کی اس تحریر پر کہ

ہمارے سردار و آقا اور شفیع محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ﴿ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین﴾ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر کو پہنچ گئیں۔ اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے، اس لیے کہ وہ منکر ہے نص صریح قطعی کا۔

اس عقیدہ پر حضرت حکیم الامت کے دستخط موجود ہیں، آپ لکھتے ہیں:

میں اس کا مقرّ (اقرار کرنے والا) اور معتقد ہوں، اور افتراء کرنے والوں کا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں میں ہوں (اشرف علی تھانوی حنفی، چشتی رحمہ اللہ) اللہ خاتمہ بخیر فرمائے آمین۔ (المہند علی المفند: ص ۷۴)

عقیدہ ختم نبوت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرآن و

حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے اس کا انکار کفر ہوگا، اسی طرح سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کا نزول بھی قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے، اس کا انکار بھی کفر ہے، (اس کی تفصیل احقر نے اپنے دو رسائل، الضرب الشدید علی الکذب العنید اور الدلائل الباہرۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم الطاہرۃ میں کر دی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ختم نبوت کے عقیدہ کے ہرگز خلاف نہیں ہے) اس موضوع کو حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی زبان فیض ترجمان سے بھی سنیں، آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ کے لیے ہم نے اسی (اسلام) کو پسند کیا ہے، یہ دنیا سے کبھی زائل نہ ہوگا کوئی اس کا مٹانے والا نہیں، کوئی اس کا ناسخ نہیں جیسے اور ادیان یکے بعد دیگرے منسوخ ہوتے گئے، یہ ایسا نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا، سو یہ خبر بقا الی یوم القیامہ کی تصریحاً آج ہی ارشاد فرمائی گئی، اگرچہ ختم نبوت کی خبر سے لزوماً یہ بھی ظاہر اُنسخ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی شریعت کے تابع ہو کر تشریف لائیں گے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس حیثیت سے نہ آئیں گے کہ ان کو اس وقت نئی نبوت یا شریعت اسلامیہ کے خلاف کوئی شریعت عطا ہوگی، لا نبی بعدی کے یہی معنی ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی جدید نبوت نہیں، یعنی حضور ﷺ کی وفات کے بعد کسی کو جدید نبوت یا شریعت اسلامیہ کے خلاف کوئی شریعت عطا نہ ہوگی، یہ مطلب نہیں کہ کوئی پہلے کی نبوت عطا کیا ہوا نبی بھی شریعت اسلامیہ کا متبع ہو کر بھی دنیا میں نہ آئے گا، عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے سے نبی تھے اور شریعت اسلامیہ ہی کے تابع ہو کر تشریف لائیں گے، ان کا حضور ﷺ کے بعد آنا اور متبع ہو کر آنا لا نبی بعدی کے خلاف نہیں سو وہ آ کر حضور ﷺ ہی کی شریعت کے موافق عمل کریں گے تو لا نبی بعدی کے معنی یہ نہیں کہ کوئی پرانا نبی بھی حضور ﷺ کے دین کی خدمت کے لیے نہ آئے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے خادم ہوں گے:

غرض عیسیٰ علیہ السلام نازل بھی ہوں گے اور اس وقت نبی بھی حضور کے خادم ہوں گے۔ حدیث میں ہے "لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی" کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ سوائے میرے اتباع کے اور کچھ نہ کرتے، آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا لسلبت نبوته کہ ان کی نبوت چھن جاتی بلکہ فرماتے ہیں کہ متبع ہوکر رہتے، غرض رضیت لکم الاسلام کے یہ معنی ہوئے کہ ہم نے ہمیشہ کے لیے اس دین کو پسند کیا ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک اشکال کا جواب:

پس حدیث میں جو ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر جزیہ کو موقوف کردیں گے اور اس وقت دو ہی باتیں رہ جائیں گی یا اسلام لاؤ یا قتال کرو تو وہ نسخ نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت کے لیے شریعت محمدیہ کا یہی قانون ہوگا جس کو عیسیٰ علیہ السلام جاری فرمائیں گے، اور بڑے مزے کا لطیفہ ہے کہ عیسائی لوگ مسئلہ جہاد کے اوپر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے اس مد کو کیوں رکھا؟ میں کہتا ہوں کہ اپنے پیغمبر سے ہی پوچھ لو وہ عنقریب آنے والے ہیں، فانتظروا انا منتظرون ۔ حضور ﷺ نے تو پھر بھی تمہاری رعایت کی ہے کہ جزیہ دے کر (اپنے آپ کو) بچا سکتے ہو، عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں دو ہی باتیں ہوں گی یا اسلام یا سیف، غرض عیسیٰ علیہ السلام حکم اسلامی قدیم کو منسوخ نہ فرمادیں گے کہ پہلے جزیہ کا حکم تھا اور آپ اس کو اٹھا دیں گے تاکہ ان کو ناسخ کہا جائے۔

پھر "رضیت لکم الاسلام دینا" تابیداً پر شبہ کیا جائے کہ تابید (ہمیشہ کے لیے) تو جب ہوتی کہ اسلام کا ہر حکم قیامت تک رہتا، سو جواب ظاہر ہے کہ اس حکم کو عیسیٰ علیہ السلام نے منسوخ نہیں کیا بلکہ حضور ﷺ ہی نے منسوخ کیا ہے، پس حدیث میں "یضع الجزیة" خبر بمعنی انشاء ہے یعنی حضور ﷺ نے خود ہی یہ حد مقرر فرمائی کہ اے عیسیٰ جب تم آؤ اس وقت کفار کے ساتھ یہ معاملہ برتنا، اس کی مثال ایسی ہے کہ

طبیب نے کسی مریض کو مسہل (جلاب آور) دیا اور اس سے کہہ دیا کہ مسہل لینے کے بعد یہ ٹھنڈائی پئے گا تو اب مریض جو ٹھنڈا پیتا ہے یہ اس کی ایجاد نہیں بلکہ طبیب ہی کا کہنا پورا کرتا ہے طبیب ہی نے بتلا دیا تھا کہ تین روز کے بعد تبرید (ٹھنڈک) تجویز ہو گی، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہے کہ اس وقت آپ جزیہ کو موقوف کر دیں، عیسیٰ علیہ السلام اپنی طرف سے ایجاد نہیں کریں گے، بلکہ آپ ہی کے فرمان کو بجالائیں گے۔

(محاسن اسلام ص ۹۵)

نزول عیسیٰ علیہ السلام میں کسی کا اختلاف نہیں ہے:

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں کسی نے اختلاف نہیں کیا بلکہ اجماع ہے سوائے اس قادیانی کے کہ صرف اس نے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے انکار کیا اور انکار بھی کیسا کہ خود ہی عیسیٰ بن بیٹھا۔ (الافاضات، حصہ دوم: ص ۱۸۰)

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں یہ امر بالکل واضح ہے کہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کا عقیدہ، ختم نبوت کے باب میں وہی تھا جو قرآن پاک، احادیث پاک نے بتلایا جس پر حضرتِ صحابہ کرام کا اجماع ہوا جسے تمام اکابرین نے اپنا عقیدہ تسلیم کیا۔ اب دیانت و شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ ان حضرات کی طرف یہ گندہ الزام منسوب نہ کیا جائے کہ معاذ اللہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں نہ ہی ان کے ذمہ وہ بات منسوب کی جائے جو انہوں نے نہ کہی نہ عقیدہ بتلایا۔

قادیانی اور قادیانیت کے بارے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا موقوف:

مرزا غلام قادیانی علیہ ما علیہ کے پیروکار امت محمدیہ کو آپس میں لڑانے اور ان میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کے لیے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ پر کبھی اعتراض کرتے ہیں تو کبھی انہیں اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی ان کی عبارات سے دھوکہ دیا جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کا دامن ان تمام نقائص سے بَری ہے۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے نزدیک مرزا قادیانی پاگل اور گستاخ تھا:

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے نزدیک مرزا قادیانی پاگل، گستاخ اور دائرہ اسلام سے خارج تھا۔ اور ان کے گروہ پر بھی حضرت رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ تھا۔ اگر کبھی قادیانی بظاہر اپنے شبہات کے ازالہ کے لیے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی خدمت میں جاتا اور مقصد یہ ہوتا کہ کسی نہ کسی طرح بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دامِ تزویر و تلبیس میں گرفتار کرے تو حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فوراً اس کا اخراج فرما دیتے کہ یہاں گستاخِ رسول کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

خانقاہ اشرفیہ سے قادیانیوں کا اخراج:

جب (حضرت حکیم الامت کو) ان کے اغراضِ فاسدہ کا علم ہوا کہ باہر جا جا کر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں تو پھر بلا رو رعایت ان کا فوراً اخراج فرما دیا۔

(اشرف السوانح، حصہ دوم: ص ۱۷۷)

مرزا قادیانی کی پیشین گوئیوں کے بارے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی رائے:

ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے دورانِ وعظ صاف ارشاد فرمایا:

ایسی پیش گوئیاں اور دعوے نہیں جیسا کہ ایک پاگل مرزا نے اس زمانہ میں پیشین گوئی کی تھی کہ فلاں عورت سے میرا نکاح ہوگا۔ (مواعظ اشرفیہ، ص ۱۶۳)

(یعنی مرزا غلام قادیانی نے خدا کے نام پر یہ دعویٰ کر دیا تھا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہوگا اور یہ نکاح آسمان پر قرار پا چکا ہے مگر افسوس کہ محمدی بیگم صاحبہ مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آ سکی اور اس کی دوسری جگہ شادی ہو گئی۔ بجائے اس کے کہ مرزا اپنی روش سے باز آ جاتا ایک عدد اور پیش گوئی کر دی کہ محمدی بیگم ہر حال میں

میرے پاس آئے گی، چاہے شادی شدہ ہو کر ہی کیوں نہ ہو، مریدانِ باصفا تو اس انتظار میں تھے کہ کب حضرت کی یہ پیش گوئی پوری ہوتا کہ شرمندگی نہ ہو۔ ”مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“ محمدی بیگم کو نہ نکاح میں آنا تھا نہ آئی اور مرزا صاحب کو مع اسی حسرت کے قبر کے گڑھے میں اتار دیا گیا۔ افسوس صد افسوس، مرزا قادیانی ان گستاخانہ اقوال کی رُو سے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی گستاخ ہیں:

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ نے بھی ایک مرتبہ اپنی مجلس میں ارشاد فرمایا کہ قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہایت کھلی کھلی گستاخی کرتا ہے، کہتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

کہتا تھا کہ عمل الترب میں حضرت عیسیٰ نے بہت مشق کی تھی اگر میں بھی کرتا تو ان سے بڑھ جاتا۔ نعوذ باللہ۔ (حسن العزیز: ص ۱۹۳)

مرزا قادیانی کا یہ شعر اس کی کتابوں میں موجود ہے اور قادیانی اب بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ نے یہ جو فرمایا کہ وہ کہتا تھا عمل الترب تو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے واقعتاً ایسے گستاخانہ الفاظ لکھے ہیں۔ ”ازالہ اوہام“ میں لکھتا ہے۔

ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسریزم طریق سے بطورِ لہو ولعب نہ بطورِ حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی رُوح کی گرمی دوسری چیزوں میں ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ (ازالہ اوہام: ص ۱۲۸ حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا کفر:

مرزا قادیانی کے نزیک احیاءِ موتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ نہ تھا بلکہ عمل الترب میں مشق کرنے کے باعث اس کا ظہور ہوا۔ یہ معجزات کا صریح انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ آگے لکھتا ہے:

مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسے قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل التفات نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام: ص ۱۲۹)

اس قسم کی باتیں گستاخانہ نہیں تو اور کیا ہیں۔ کیا ایک پیغمبر اور جلیل القدر رسول کی شان پاک کی یہ مرزا کی صریح گستاخی نہیں؟

قادیانیوں کے کفر کے بارے میں حضرت تھانوی کا فتویٰ:

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی خدمت میں رنگون (برما) سے سوال آیا کہ مرزا قادیانی کے پیروکار کافر ہیں یا نہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ

رہی بات خود مرزا کے بقاء علی الاسلام کے قائل ہونے کی تو اس کے اقوال دیکھنے کے بعد کچھ گنجائش نہیں چنانچہ خود مرزا کے رسائل اور اس کے رد کے رسائل میں وہ اقوال بکثرت مذکور ہیں جن میں تاویل کرنا ایسا ہی ہے جیسے بت پرست کو اس تاویل سے کافر نہ کہا جائے کہ توحید وجودی کی بنا پر یہ شخص غیر خدا کا عابد نہیں۔ اب رہ گئے اس کے پیروکار تو قادیانی پارٹی تو ان اقوال کو بلا تامل مانتی ہے (بلکہ حجت مانتی ہے) (اقبال) ان پر حکم بالاسلام کی کچھ گنجائش نہیں۔ باقی لاہوری پارٹی کے متعلق شاید کسی کو تردد ہو کیونکہ وہ مرزا کے دعویٰ نبوت میں کچھ تاویل کرتے ہیں سو اس تاویل کا صادق ہونا مرزا کے کاذب ہونے کو مستلزم ہے پس اس جماعت پر حکم بالاسلام کی صرف ایک صورت یہ ہے کہ یہ مرزا کو کاذب کہیں اور اگر اس کو صادق کہیں گے تو پھر ان پر بھی اسلام کا حکم نہیں کیا جا سکتا اور جب ان سے نفی اسلام کی ثابت ہو چکی تو ان کے ساتھ کوئی معاملہ اہل اسلام کا کرنا جائز نہ ہوگا۔ (امداد الفتاوی: ۶/۶۲)

قادیانیوں کے بارے میں حضرت حکیم الامت کی رائے گرامی:

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور بالکل واضح ہو گئے۔

① مرزا قادیانی کافر تھا۔

② مرزا قادیانی کے اقوال کی تاویل کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا بت پرست کی بت پرستی کی تاویل کرنا۔

③ قادیانی گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

④ لاہوری قادیانی پارٹی بھی چونکہ مرزا قادیانی کو مامور من اللہ اور اپنے دعوؤں میں صادق مانتی ہے اس لیے ان پر بھی حکم اسلام کی گنجائش نہیں

قادیانیوں کے ساتھ اہل اسلام کا سا معاملہ کرنا جائز نہیں:

⑤ ان کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا جائز نہیں۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ:

اہل ضلال میں اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو ارتداد کی صورت میں مرتد بنا رہے ہیں اور ایک وہ جو اسلام کی شکل میں خود پہلے سے مرتد ہیں اور وہ دوسروں کو اپنی طرف بلاتے ہیں، یہ فرقہ زیادہ مضر ہے یعنی اس وقت ایک فرقہ تو آریہ کا ہے وہ علانیہ کفر کی دعوت دیتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اسلام کے پردے میں کفر کو پھیلا رہے ہیں وہ مرزائیوں کا گروہ ہے ان پر کفر و ارتداد کا فتویٰ ہو چکا ہے، مبلغین کو ان دونوں کی مدافعت کرنی چاہیے جیسے آریہ ہیں ایسے ہی یہ ناریہ بھی ہیں۔ دونوں کافر ہیں۔

(آداب التبلیغ: ص ۵۳)

قادیانیوں کا مقابلہ کرنا دین کی خدمت اور دعوت کا کام ہے:

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے نزدیک قادیانیوں سے ہر طرح کا مقابلہ دین کی خدمت اور دعوت ہے آپ فرماتے ہیں کہ مرزائیوں سے تعرض کرنا بھی تو دعوت

ہے، اس کو کیوں ترک کریں۔ (آداب التبلیغ: ص ۵۵)

حضرت حکیم الامت قدس سرہ عقیدہ ختم نبوت، نزول عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی گروہ کے بارے میں جو وضاحت فرمادی ہے اس کو پڑھ کر کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ علماء دیوبند گستاخ رسول تھے؟ یا عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے؟ جو لوگ اس قسم کا الزام و اتہام لگا ہے ہیں وہ خوف خدا اور فکرِ آخرت سے غافل ہو گئے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک دن ضرور آنے والا جہاں حقیقت بے نقاب ہو کر رہے گی اس وقت معلوم ہوگا کہ ہاتھ کس کا ہے اور گردن کس کی؟

فسوف ترى اذا انكشف الغبار
افرس تحت رجلك ام حمار

اس وقت اگر تمام کتب و رسائل کو اکٹھا کیا جائے جو مختلف مکاتب فکر نے ختم نبوت اور قادیانیت کے خلاف لکھی ہیں تو ان میں سب سے زیادہ لٹریچر علماء دیوبند کا ملے گا۔ اگر اس سلسلہ میں قربانیوں کی تاریخ مرتب کی جائے تو سب سے زیادہ قربانیاں علماء دیوبند کی ملیں گی، اور اگر سائلین کے ذہن میں صرف یہی سوال ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا عقیدہ اس باب میں کیا تھا تو ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ وہ پاکستان کے جناب پیر کرم شاہ صاحب سے پوچھ لیں۔

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، دسمبر ۱۹۹۰ء)

ختم نبوت کا مسئلہ خالص ایمانی مسئلہ ہے اور ہر دور میں امت محمدیہ نے اس عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کیا ہے۔

حافظ محمد بلال اشرف سلمہٗ نے اس مسئلہ کی بنیادی معلومات عام فہم انداز میں مرتب کردی ہیں تا کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس مسئلہ کی اہمیت سے بخوبی واقف ہوسکے، یہ کاوش اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

★ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کو وقتاً فوقتاً اس دنیا میں بھیجا۔

★ انبیاء کرام علیہم السلام نے اس دنیا میں آکر انسانوں کو اس دنیا میں آنے کا اصل مقصد بتایا۔

★ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا۔

★ انبیاء کرام علیہم السلام کا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والا سلسلہ ہمارے نبی حضور ﷺ پر آکر ختم ہو گیا۔

★ ہمارے پیارے نبی حضرۃ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

★ ہمارے پیارے نبی حضرۃ محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کو ختم فرمایا ہے۔

★ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

★ ہمارے پیارے نبی ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے نبی اور رسول ہیں۔

★ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے اس امت کے بعد کوئی نئی امت نہیں آئے گی۔

★ آپ ﷺ پر جو آسمانی کتاب قرآن مجید نازل ہوئی، یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔

★ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننا ضروری ہے۔

★ آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے والی بات کو "عقیدہ ختم نبوت" کہتے ہیں۔

★ جس طرح ایمان کیلئے اللہ اور رسول پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ایمان کیلئے عقیدہ ختم نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

★ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

★ رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص بھی کسی بھی انداز میں اگر نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ جھوٹا ہو گا۔

★ ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر حضور علیہ السلام کے بعد اگر کسی شخص نے کسی جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل مانگ لی تو وہ شخص بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

★ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع ختم نبوت کے سلسلہ پر ہوا تھا۔

★ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام کے کسی بھی زمانہ میں مشکوک اور مبہم نہیں رہا۔

★ ہر دور اور ہر زمانے میں ختم نبوت کا مسئلہ متفق علیہ رہا۔

★ کسی بھی زمانے اور کسی بھی دور میں ختم نبوت والے مسئلہ میں مسلمانوں میں اختلاف نہیں ہوا۔

★ ختم نبوت کا مسئلہ کوئی تاریخی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ خالص ایمانی مسئلہ ہے۔

★ حضور ﷺ کا ختم نبوت کا اعلان فرمانا امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان ہے۔

★ عقیدہ ختم نبوت نے امت مسلمہ کو ایک لڑی میں پرو دیا۔

★ عقیدہ ختم نبوت کی ہی برکت ہے کہ آج دینِ اسلام اسی شکل میں موجود ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں دین کی شکل تھی اس میں ذرا برابر بھی کمی بیشی نہیں

ہو سکی، یہ سب ختم نبوت ہی کی برکت ہے۔

★ حضور ﷺ کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے نبوت کو ختم فرمایا یعنی آپ علیہ السلام نے اس دنیا میں تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمادیا۔

★ عقیدہ ختم نبوت اس امت کی بقاء کا ضامن ہے۔

★ جب تک عقیدہ ختم نبوت موجود ہے اس وقت تک یہ امت امت رہے گی اور اگر خدانخواستہ یہ عقیدہ نہ رہا تو پھر یہ امت امت نہیں رہے گی۔

★ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ دین کی اساس اور بنیاد ہے۔

★ عقیدہ ختم نبوت میں ہی امت کی وحدت کا راز مضمر ہے۔

★ امت محمدیہ نے کبھی بھی عقیدہ کے تحفظ میں سستی نہیں کی اور نہ ہی ان شاء اللہ العزیز قیامت تک ایسا کبھی موقع آئے گا۔

★ جب کبھی بھی کسی شخص نے اس عقیدہ میں نقب لگانے کی کوشش کی پوری امت محمدیہ اس کے خلاف متحد ہوگئی۔

باب دوم

★ خود قرآن مجید نے عقیدہ ختم نبوت کو واضح انداز میں مختلف جگہوں پر بیان فرمایا۔

★ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی سو (۱۰۰) سے زائد آیات مبارکہ سے ثابت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں پہلی آیت

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ

اَللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ الأحزاب: ٤٠

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں دوسری آیت

﴿ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ ﴾ المائدة: ٣

"آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو ہی پسند کیا"۔

★ یہ آیت ہی بتلا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین کو مکمل کر دیا ہر لحاظ سے اس لئے اب حضور علیہ السلام کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔

★ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور ﷺ صرف اکیاسی دن زندہ رہے تھے۔

★ خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے بعد دین اسلام کامل ہو گیا ہے اور اب قیامت تک حضور ﷺ کا دین اور حضور ﷺ کی نبوت ہی چلے گی۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں تیسری آیت

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴾ الأعراف: ١٥٨

"(اے محمد!) آپ کہہ دیجئے میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں"۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں چوتھی آیت

سورۂ فرقان میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿ تَبَارَكَ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِۦ لِيَكُونَ لِلْعَـٰلَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾ ﴾ الفرقان: ۱

"مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید کو اپنے بندہ (حضرت محمد ﷺ) پر نازل فرمایا تا کہ وہ تمام جہان والوں کیلئے نذیر بنے"۔

★ اس آیت میں بھی حضور ﷺ کو تمام جہان والوں کیلئے نذیر قرار دیا جا رہا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں پانچویں آیت

سورۃ النساء میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿ وَأَرْسَلْنَـٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ ﴾ النساء: ۷۹

(اے محمد) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا۔

★ اس آیت میں بھی ارشاد ہے کہ آپ کی رسالت تمام جہان والوں کیلئے ہے۔ اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں چھٹی آیت

اللہ جل جلالہ کا سورۂ انعام میں ارشاد ہے:

﴿ وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ﴾ الأنعام: ۱۹

"میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی تا کہ اس کے ذریعہ سے تم کو ڈراؤں اور ان تمام

لوگوں کو ڈراؤں جس کو یہ قرآن پہنچے"۔

★ اس آیت میں صاف ارشاد ہے کہ شریعت، نبوت ان لوگوں کیلئے نہیں ہے جو موجود ہیں بلکہ قیامت تک جن لوگوں تک یہ قرآن پہنچے آپ کی نبوت اور شریعت ان کیلئے بھی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ساتویں آیت

★ سورۂ انبیاء میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ ﴿١٠٧﴾ ﴾ الأنبياء: ١٠٧

"نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر"۔

★ یہ آیت مبارکہ بھی بتلا رہی ہے کہ حضور علیہ السلام اب تمام عالم کیلئے رحمت ہیں اور آپ علیہ السلام پر ایمان لانا نجات کیلئے کافی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں آٹھویں آیت

سورۂ توبہ میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿ هُوَ ٱلَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ﴾ التوبة: ٣٣

★ اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ اب رسول ﷺ کے دین نے ہی تمام دینوں پر غالب آنا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں نویں آیت

سورۂ فتح میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ ﴾ الفتح: ۱۷

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد ﷺ) کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو شخص اعراض کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت دردناک عذاب دیں گے“۔

★ یہ آیت بھی بتلا رہی ہے کہ کامیابی کیلئے اب قیامت تک اللہ اور رسول علیہ السلام کی اطاعت کی جائے گی۔ اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو پھر اس کی بھی اطاعت کا حکم آنا تھا۔ لیکن آپ علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے لہذا اب کامیابی کیلئے قیامت تک اللہ اور رسول ہی کی اطاعت کی جائے گی۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں دسویں آیت

اللہ جل جلالہ کا سورۂ نساء میں ارشاد ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ ﴾ النساء: ۱۷۰

”اے لوگو! تمہارے پاس رسول آچکا حق بات لے کر، تم ایمان لاؤ تمہارے لیے بہتر ہو گا“۔

★ اس آیت مبارکہ میں بھی حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کو نجات کا مدار قرار دیا

جارہا ہے۔ اگر آپ علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو پھر اس کی بھی اتباع کا حکم دیا جاتا۔ لیکن آپ علیہ السلام پر اللہ جل جلالہ نے نبوت کو ختم فرمادیا اب نجات کیلئے آپ علیہ السلام ہی کی اتباع ضروری ہے۔•

★ ہمارے پروردگار نے خیر الخلائق یعنی آنحضرت ﷺ کو یہ خصوصیت دی کہ انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ پر ختم کر دیا، اور آپ ﷺ کی بعثت تمام جن وانس کیلئے عام کر دی (جوہرۃ التوحید)

★ فرمایا: ہمارے پروردگار نے آنحضرت ﷺ کی نبوت سے تمام انبیاء کے سلسلۂ نبوت کو ختم فرمادیا (اتحاف المرید)

★ آنحضرت ﷺ کے بعد نہ کوئی نبوت شروع ہوگی اور نہ شریعت (اتحاف المرید)

★ فرمایا: جو شخص یہ سمجھے کہ نبوت کوشش اور سعی سے حاصل ہوسکتی ہے وہ زندیق ہے (شرح عقائد سفارینی)

• مسئلہ ختم نبوت ۱۸۰ سے زائد آیات سے ثابت ہے، یہاں صرف مسئلہ کو سمجھانے کیلئے صرف دس منتخب آیات ذکر کی گئی ہیں تاکہ مبتدی کے ذہن میں مسئلہ آجائے۔ اگر تفصیل دیکھنی ہو تو "ختم نبوت" مؤلفہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا مطالعہ کیا جائے۔

باب سوم

عقیدہ ختم نبوت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

حدیث نمبر:۱

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ ہی سے قصرِ نبوت (نبوت کا محل) مکمل ہوا ہے اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، مجھ پر تمام رسل ختم کر دیئے گئے (نسائی، ترمذی)

حدیث نمبر:۲

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَیں ان لوگوں کے لئے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے (ابن سعد)

یعنی حضور علیہ السلام موجودہ اور بعد میں آنے والے تمام لوگوں کیلئے رسول ہیں یعنی اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

حدیث نمبر:۳

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد نبوت میں سے کوئی جز باقی نہیں رہے گا سوائے مبشرات کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مبشرات کیا چیز ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اچھا خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے (مسند احمد)

حدیث نمبر:۴

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم مساجد الانبیاء ہے (کنز العمال)

حدیث نمبر:۵

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں عاقب ہوں (بخاری)

عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔

حدیث نمبر:۶

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (مسلم)

حدیث نمبر:۷

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر انبیاء ختم کر دیئے گئے (مسلم)

حدیث نمبر:۸

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہو گی (ابن کثیر)

حدیث نمبر:۹

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری محمد (ﷺ) ہیں (کنز العمال)

حدیث نمبر:۱۰

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور تمام انبیاء کا خاتم اور آخر ہوں (بیہقی)

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی بے شمار احادیث موجود ہیں یہاں صرف دس احادیث کا ذکر کیا جارہا ہے تاکہ مسئلہ سے مناسبت پیدا ہو جائے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی احادیث دیکھنے کیلئے "ختم نبوت" مؤلفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا مطالعہ کر لیا جائے۔

باب چہارم

عقیدہ ختم نبوت ارشادات صحابہ کی روشنی میں

★ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت کبھی بھی ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔

مسیلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت اور اجماع صحابہ

★ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور

ایک بڑی جماعت اس کی پیروکار بن گئی تھی۔ لیکن حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جو جہاد کے سلسلہ میں سب سے پہلا کام جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا وہ یہی تھا یعنی مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جہاد کیا تھا۔

★ اور جمہور صحابہ مہاجرین و انصار نے مسیلمہ کذاب کو محض دعوائے نبوت کی وجہ سے کافر سمجھا اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہی اجماع جو مسیلمہ کذاب کے سلسلہ میں صحابہ کا ہوا تھا اسلام کا سب سے پہلا اجماع تھا۔

★ کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ بات بخوبی سمجھتے تھے کہ حضور علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے اور آپ علیہ السلام کے بعد کسی بھی شکل میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا زندیق و کافر ہے۔

ختم نبوت کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ارشادات

★ واقعہ ردّت (مرتد ہونے والا واقعہ) کے وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب وحی منقطع ہو چکی ہے اور دینِ الٰہی تمام ہو چکا ہے (تاریخ الخلفاء)

★ یعنی حضور ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے لہٰذا اب جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔

★ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آج ہم وحی کو اور خدا کی جانب سے کلام کو گم کر چکے ہیں (بخاری)

ختم نبوت کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد

★ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ علیہ السلام کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس درجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ (اللہ نے) آپ علیہ السلام کو سب انبیاء کے بعد بھیجا اور آپ ﷺ کا ذکر سب سے پہلے فرمایا (مواہب)

ختم نبوت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

★ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں (شمائل ترمذی)

★ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اے اللہ! اپنے درود اور برکتیں اور رحمت رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور انبیاء کے ختم کرنے والے پر نازل فرما۔

باب پنجم

اکابر امت کا عقیدہ ختم نبوت

★ **شیخ الاسلام ابوزرعہ عراقی** خاتم نبوت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: مہر نبوت سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

★ **علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع

ہو چکی۔

★ **امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں: ہر دعویٰ نبوت حضور ﷺ کے بعد بغاوت اور گمراہی ہے اور آپ ہی تمام مخلوق جن وانس کیلئے رسول ہیں۔

★ **محدث قسطلانی شارح بخاریؒ** اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں ارشاد فرماتے ہیں: اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کو ختم کرنے والے آپ پر سلام (مواہب)

★ **علامہ خفاجیؒ** شفا قاضی عیاض کی شرح میں فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول اور نہ آپ کے عہد مبارک میں۔

★ **علامہ ابن حبانؒ** فرماتے ہیں: کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت منقطع نہیں ہوئی اس کا قتل کرنا واجب ہے (زرقانی)

★ **صاحب الاشباہ والنظائرؒ** فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ محمد ﷺ تمام انبیاء میں سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں۔ اس لئے کہ آپ علیہ السلام کا آخری نبی ہونا ضروریات دین میں سے ہے (اشباہ)

★ **قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ** اپنی کتاب شفا میں فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور (آپ نے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ علیہ السلام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

★ **علامہ سید محمود آلوسیؒ** اپنی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن مجید نے تصریح فرمائی ہے اور احادیث نبویہ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس سلسلہ

پر اجماع ہے۔

★ **علامہ ابن حجر مکیؒ** فرماتے ہیں جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔

★ **ملا علی قاریؒ** شرح فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں: ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع کفر ہے (شرح فقہ اکبر)

★ **صاحب فتاویٰ عالمگیریؒ** فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں۔

★ **فرمایا** اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا پیغمبر ہوں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

★ **ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں: مہر نبوت کی نسبت نبوت کی طرف اس لئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے محل نبوت پر مہر لگ چکی ہے یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔

★ **ملا علی قاریؒ** مزید فرماتے ہیں: نبوت کا دعویٰ ہمارے نبی ﷺ کے بعد باجماع کفر ہے (فقہ اکبر)

★ **امام الکلام والمحدثین حافظ ابن حزم اندلسی** فرماتے ہیں: یہ بات صحیح طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا وجود باطل ہے اور ہرگز نہیں ہو سکتا (الملل والنحل)

★ **فرمایا:** جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی نبی ہے تو کوئی شخص اس کے کافر ہونے میں اختلاف نہیں کر سکتا (الملل والنحل)

★ **فرمایا:** کوئی مسلمان اس کو کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد زمین

میں کوئی اور نبی ثابت کرے (الملل والنحل)

☆ امام نجم الدین عمر نسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ انبیاء میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر میں محمد ﷺ ہیں (شرح عقائد)

☆ فرمایا: محمد ﷺ رسول ہیں اور انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

☆ حضرت شاہ عبدالعزیز میزان العقائد میں فرماتے ہیں: فرمایا: محمد ﷺ رسول ہیں اور انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔

☆ اس وقت تک تقریباً ۲۳ کذاب پیدا ہو چکے ہیں۔

☆ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

☆ خاتم الانبیاء والرسل است (مثنوی)

☆ ترجمہ: آپ ﷺ انبیاء اور رسولوں کے خاتم ہیں۔

☆ امت مسلمہ میں سب سے پہلا جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرنے والا اسود انسی تھا۔

☆ جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرنے والے اسود عنسی کو حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

☆ امت میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا دوسرا بد بخت مسیلمہ کذاب تھا۔

☆ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے جو دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے۔

☆ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم تحفظ ختم نبوت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔

تمت بالخیر

محتاج دعا

بلال اشرف عفی عنہ

عقیدہ ختم نبوتؐ

دنیا کی سب سے بڑی دولت... دولتِ ایمان ہے جس کا ایک لازمی حصہ عقیدہ ختم نبوت ہے، کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے پر قرآن مجید نے تصریح فرمائی ہے اور احادیث نبویہ اسکو وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔

انبیائے کرام علیہم السلام کا جو مبارک سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ ہمارے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوگیا، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے، لہٰذا ختم نبوت کا منکر بدترین خلائق ملحد اورزندیق ہے۔

سید نجم الحسن تھانوی

ادارۂ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع شاملی
9358612332, 9927031090